صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 11 جون 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 11 جون 2015ء 23 شعبان 1436 ہجری 11 احسان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 133

قرآن کی نعمت

ملی ہے ہم کو یہ فضل خدا سے
حبیب پاک حضرت مصطفٰےؐ سے
شہ لولاکؐ یہ نعمت نہ پاتے
تو اس دنیا سے ہم اندھے ہی جاتے
کجا ہم اور کجا مولیٰ کی باتیں
کجا دن اور کجا تاریک راتیں

(کلام محمود)

دلوں کی زمین کو ہموار اور نرم کرنا اور اسے اللہ کی یاد سے آباد کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرکے ہی شیطان سے نجات ملتی ہے

ہر احمدی اپنے عملی نمونہ کے ساتھ اپنے اپنے حلقہ میں دعوت الی اللہ کا کام کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب 7 جون 2015ء بمقام کالسروئے کا خلاصہ

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ 40 ویں جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء کے اختتامی خطاب کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 7 جون 2015ء کو کالسروئے جرمنی کے جلسہ گاہ میں پاکستانی وقت کے مطابق شام 6:45 بجے تشریف لائے۔ عالمی بیعت ہوئی۔ جس کے بعد جلسہ سالانہ جرمنی کی اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ یہ تقریب ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کی گئی اور دنیا کے کونے کونے میں پھیلے کروڑوں افراد نے حضور انور کے خطاب کو سنا۔

قرآن پاک کی تلاوت سے آغاز ہوا۔ مکرم حافظ ذاکر مسلم صاحب نے سورۃ الفرقان کی آیت 63 تا 78 کی تلاوت کی۔ جس کا اردو ترجمہ مکرم عبدالباسط طارق صاحب اور جرمنی ترجمہ مکرم سعید گیسٹر صاحب نے پیش کیا۔ پھر مکرم مرتضٰی منان صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

ترنم سے سنایا۔ ازاں بعد محترم سیکرٹری صاحب تعلیم نے ان احمدی طلباء کو سٹیج پر بلایا۔ جنہوں نے دوران سال تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان خوش نصیب طلباء کو اسناد اور میڈلز عطا فرمائے۔ اس کے بعد دو سیاسی معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستانی وقت کے مطابق رات 8:10 بجے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ النحل آیت 126 اور سورۃ حٰمٓ سجدہ آیت 34 کی تلاوت فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں جماعت احمدیہ کا تعارف بڑھ رہا ہے۔ دعوت الی اللہ کے میدان میں جماعت جرمنی نے اچھی کارکردگی دکھائی ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں سیاستدانوں، پڑھے لکھے طبقہ اور عوام الناس سے رابطہ بڑھا ہے۔ جرمنی کے بعض اخباروں نے مخالفانہ مہم بھی چلائی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا علاج بھی ان کے ذریعہ سے ہی کر دیا اور بعض حلقوں نے ہمارے حق میں آواز اٹھائی۔ خاص طور پر دین حق کی صحیح، سچی اور اصولی تعلیم کے معاملہ میں نیز سکولوں میں سلیبس کے معاملہ میں جماعتی موقف کو اہمیت دی گئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ نے یہ ہوا چلائی ہے جس سے جماعت کا تعارف بڑھا۔ مخالفت بھی مزید رابطہ بڑھنے کا باعث بن جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی ایک دفعہ کسی کے یہ کہنے پر کہ ہمارے ہاں مخالفت نہیں ہوئی۔ فرمایا تھا کہ جہاں ہاں مخالفت ہوتی ہے وہاں دین حق بھی پھیلتا ہے۔ تو مخالفت کے سرگرم ہونے سے بھی رابطوں میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کا طریق یہی ہے کہ مستقل مزاجی سے دعوت الی اللہ کرتے رہیں۔ بے شک ہدایت دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے مگر خدا تعالیٰ نے ہم پر بھی ذمہ داری ڈالی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس طرح گزشتہ سالوں میں تعارفی لٹریچر اور لیف لٹس کثرت سے تقسیم کئے گئے۔ اب اس کام کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے اور یہ پیغام دینا چاہئے کہ دنیا کا حقیقی نجات دہندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ آپؐ کی سچی اور صحیح تعلیم سے دنیا اور آخرت سنور سکتی ہے۔ مخالفت بے شک مزید بڑھ جائے کروڑوں کی تعداد میں یہ لیف لٹس پہنچنے چاہئیں۔ ان کو بتائیں کہ دین میں کوئی جبر نہیں لیکن پیغام پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے ان دونوں آیات کا ترجمہ پیش فرمایا جو حضور انور نے خطاب کے آغاز میں تلاوت کی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ سبق دیا ہے کہ دعوت الی اللہ حکمت سے کیا کرو اور حکمت کیا ہے؟ فرمایا دانائی، سوچ سمجھ، علم (سائنس کا علم)، انصاف و برابری، دوسروں کی غلطیوں پر صبر، برداشت، حوصلہ اور ہمدردی دکھانا، بات پر پختہ ہونا، موقع محل کے لحاظ سے سچائی کا اظہار کرنا اور لوگوں کی طبائع اور ذوق کا خیال رکھتے ہوئے ان تک پیغام حق پہنچانا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگ دلائل سے قائل ہوتے ہیں۔ بعض سائنسی علوم سے قائل ہوتے ہیں۔ بعض جذبات سے قائل ہوتے ہیں۔ دانائی اور حکمت سے ان تک پیغام حق پہنچانا چاہئے ورنہ فائدہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح انصاف اور برابری کا خیال رکھنا چاہئے۔ تشدد پر نہیں اترنا چاہئے۔ کوئی اعتراض کرے تو انصاف پر رہتے ہوئے اس کے ساتھ بات کی جائے۔ حضور انور نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ آج عرب لوگوں سے ملاقات ہوئی وہ بھی بار بار ایک فرقہ کے متعلق سوال کرتے رہے اور ان کو ہر دفعہ حکمت سے نرمی سے جواب دیا جاتا رہا۔ ایسے موقعوں پر صبر اور برداشت سے کام لینا چاہئے اور ایسی بات نہیں کہنی چاہئے جس سے دوسرا برانگیختہ ہو۔ ہاتھ اور زبان سے بھی دوسروں کو امن اور سلامتی کا پیغام دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بات حقائق اور سچائی پر

بقیہ صفحہ 8 پر

داخلہ مدرسۃ الظفر

ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور وقف جدید کے تحت معلم بن کر اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ والد/سرپرست کے دستخط اور مقامی جماعت کے صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو ارسال کریں۔ مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہو گا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

شرائط

☆ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
☆ میٹرک پاس امیدواران کی عمر زیادہ سے زیادہ 20 سال جبکہ انٹرمیڈیٹ کیلئے 22 سال ہے۔
☆ امیدوار قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔
☆ مقامی جماعت کے صدر صاحب/امیر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

ہدایات

قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون 047-6212968 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

☆..........☆..........☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے۔

(بنی اسرائیل:17)

حضرت عثمان بن عفانؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یقیناً تم میں سے زیادہ فضیلت اور بزرگی والا وہ شخص ہے جس نے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی اور پھر دوسروں کو قرآن کی تعلیم دی ہے۔

(صحیح بخاری فضائل القرآن، حدیث نمبر:4640)

ایک دوسری روایت حضرت ابوہریرہؓ سے یوں مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو لوگ اللہ کے گھروں میں اکٹھے ہو کر قرآنِ کریم پڑھتے اور دوسروں کو سکھاتے ہیں ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور خدا کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان پر سایہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا اپنے فرشتوں سے ذکر کرتا ہے۔ (ترمذی کتاب القراءۃ)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''یقیناً یہ سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سُن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اُس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا، اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد10 صفحہ 44)

آپ فرماتے ہیں:

''قرآن شریف کی اصل غرض وغایت دنیا کو تقویٰ کی تعلیم دینا ہے۔ جس کے ذریعے وہ ہدایت کے منشاء کو حاصل کر سکے۔.....قرآن شریف کو عمدہ طور پر خوش الحانی سے پڑھنا بھی ایک اچھی بات ہے۔ مگر قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔''

(ملفوظات جلد1 صفحہ 274-275)

نیز فرمایا:

''بعض نادان کہتے ہیں کہ آج ہم نے دن بھر میں قرآن ختم کر لیا ہے۔ لیکن کوئی اُن سے پوچھے کہ اس سے کیا فائدہ ہوا۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 611)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ کس حد تک قرآن سے محبت کرتا ہے، اس کے حکموں کو مانتا ہے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ محبت کے اظہار کے بھی طریقے ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ ضروری چیز جو ہر احمدی کو اپنے اوپر فرض کر لینی چاہئے وہ یہ ہے کہ بلا ناغہ کم از کم دو تین رکوع ضرور تلاوت کر لے۔ پھر اگلے قدم پر ترجمہ پڑھے۔ ترجمہ پڑھنے سے آہستہ آہستہ یہ حسین تعلیم غیر محسوس طریق پر دماغ میں بیٹھنی شروع ہو جاتی ہے۔''

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ:112)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لوگوں میں سے اللہ کے بھی عزیز ہوتے ہیں پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: یہ قرآن والے اللہ کے عزیز اور اُس کے خاص بندے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ المقدمۃ، حدیث:211)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: یہ قرآن غم کے ساتھ اُترا ہے۔ پس جب تم قرآن کریم کی تلاوت کرو تو گریہ وزاری کیا کرو۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے والی صورت بناؤ اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کرو اور جو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم سے نہیں۔

(سنن ابن ماجه اقامة الصلاة والسنةفيها، حديث :1327)

ہمارے پیارے آقا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ یہ دُعا کیا کرو کہ

اے اللہ! اے رحمٰن! تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تُو میری آنکھوں کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر دے اور اسے میری زبان پر رواں کر دے اور میرے دل کو اس کے لئے وسعت دے اور میرے سینے کو اس کے ساتھ کھول دے اور اس کے ساتھ میرے بدن کو دھو دے۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات، حدیث:3493)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''قرآن شریف تدبر و تفکر و غور سے پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ بہت سے ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر و غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے۔''

(ملفوظات جلد5 صفحہ 157)

پھر فرمایا:

''میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے......اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔''

(ملفوظات جلد1 صفحہ 386)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''بہر حال ایک احمدی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُس نے قرآنِ کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعودؑ کی وضاحتوں سے یا پھر اُنہیں اصولوں پر چلتے ہوئے اور مزید وضاحت کرتے ہوئے خُلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہئے اور پھر اس پر عمل کرنا چاہئے......کیونکہ اب آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا اور قرآن کو عزت دینا یہی ہے کہ اس کے سب حکموں پر عمل کیا جائے......پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآنِ کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔''

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ 687,686)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول

تری وفا بھی مُسلّم ترا خلوص بجا
تری حیات کے دامن میں حرص جاہ نہیں

تری غلامی پہ آقا نے کی ثنا تیری
ترے مقام کی عظمت میں اشتباہ نہیں

تری نگاہ توکل میں کیا تھا الّا اللہ
کمال علم و یقین صرف لاالٰہ نہیں

تری نظر میں تھا محمود کا مقام وہاں
جہاں ضمیر غرور و اِبا کو راہ نہیں

ہزار حیف کہ کچھ لوگ تجھ سے ہیں منسوب
ترے طریق پہ جن کی مگر نگاہ نہیں

ترا طریق کہ خدمت میں فخر تھا تجھ کو
انہیں گلہ کہ یہ سلطان کجکلاہ نہیں

تو وہ کہ خواہش آقا بھی حکم تیرے لئے
انہیں یہ وہم بغاوت بھی کچھ گناہ نہیں

محبتوں کو فراموش کر گئے یکسر
مروت آنکھوں میں باقی دلوں میں چاہ نہیں

ہمارے زخم جگر پر نمک چھڑکتے ہیں
یہ بات تجھ کو سناتے بھی دل دھڑکتے ہیں

عبدالمنان ناہید

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

علم سب سے بڑی شرافت اور ادب سب سے اعلیٰ نسب ہے

صحیح اور پورا علم اصلاح کی پہلی کڑی ہے۔ پھر عمل

سال 2014ء کے آغاز سے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے عالمگیر جماعت کو عملی اصلاح کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ:

اگر عملی اصلاح کے لئے یہ باتیں انسان میں پیدا ہو جائیں تو تبھی کامیابی مل سکتی ہے اور یہ تین چیزیں ہیں نمبر ایک قوت ارادی نمبر دو صحیح اور پورا علم اور نمبر تین قوت عملی لیکن اصل بنیادی قوتیں دو ہیں قوت ارادی اور قوت عملی جو درمیان میں ان دونوں کے چیز رکھی گئی ہے یعنی صحیح اور پورا علم ہونا۔ یہ دونوں بنیادی قوتوں پر اثر ڈالتی ہیں۔ علم کا صحیح ہونا قوت عملی پر بھی اثر ڈالتی ہے اور قوت ارادی پر بھی اثر ڈالتی ہے۔ (الفضل 25 فروری 2014ء)

اس کے بعد چار مزید خطبات اس اہم موضوع پر ارشاد فرمائے۔ جن میں حضور نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ ہمیں علم ہونا چاہئے کہ ہم کیوں حضرت مسیح موعود پر ایمان لاتے ہیں۔ ہمارا خدا سے تعلق کیوں ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ کو کس رنگ میں پیش کیا۔ آپ کی معرفت الٰہی اور محبت الٰہی کے حصول کے طریق کیا ہیں؟ اس کا قرب حاصل کرنے کی کن الفاظ میں تاکید فرمائی۔ خداتعالیٰ کے تازہ کلام اور اس کے معجزات ونشانات آپ پر کس شان سے ظاہر ہوئے۔

(الفضل 11 مارچ 2014ء)

ان تمام چیزوں کو جاننے کے لئے سب سے پہلے ہمیں علم کی ضرورت، اس کی اہمیت، اس کی افادیت، اس کی فضیلت اور اس کی برکات کا علم ہونا ضروری ہے۔

قرآن کریم میں سورۃ آل عمران آیت 19 میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت کی خود شہادت دی ہے وہاں اپنے ساتھ ملائکہ اور اولوالعلم کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ وہ بھی انصاف کے ساتھ یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا پرستش کا کوئی بھی مستحق نہیں۔

اسی طرح سورۃ المجادلہ آیت 12 میں فرماتا ہے۔

یرفع اللّٰہ الذین اٰمنوا ...... کہ اللہ مومنوں اور حقیقی علم رکھنے والوں کے درجات بلند کرتا رہے گا۔

حضرت امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری (جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے) میں کتاب الایمان کے بعد کتاب العلم رکھ کر یہ بتلایا ہے کہ اسلام میں ایمان کے بعد علم ہی کا درجہ آتا ہے۔ اس لئے علم کے حصول پر اسلام نے بہت زور دیا ہے اور مادی اور روحانی زندگی کا آغاز تحصیل علم سے ہی کیا۔ جب حضرت آدمؑ کی تخلیق ہو رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا علم اٰدم ...... (البقرہ:32) کہ اللہ نے آدم کو تمام نام سکھلائے اور اس دور کے روحانی آدم سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت کے آغاز پر ہی آپؐ کو مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ نے کہا اقرأ ...... (العلق:2) کہ اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے تجھے پیدا کیا گویا کہ انسان کی مادی اور روحانی زندگی میں علم کا حصول ضروری ہے اور اس کا منبع خدائے تعالیٰ ذات عالی صفات ہے۔ جس کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ یوسف آیت 77 میں وفوق ...... کہہ کر کیا کہ ہر صاحب علم سے بالا ایک علم والی ہستی یعنی اللہ تعالیٰ موجود ہے۔

قرآن کریم کا اگر باریکی سے مطالعہ کیا جائے تو یہ امر روز روشن کی طرح سامنے آتا ہے کہ علم کے حصول کا اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے بہت گہرا تعلق ہے۔ ایک مومن اپنے ایمان اور علم میں جس قدر ترقی کرتا ہے اسی قدر وہ صفات واخلاق میں ترقی کرتا ہے۔ اسی قدر اس میں تواضع اور انکساری پیدا ہوتی ہے اور اپنے خالق حقیقی کے سامنے پہلے سے زیادہ جھکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاطر آیت 29 میں اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ دوسری بات اس حوالہ سے ہمیں یہ یاد رکھنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا علم ہمیں قرآن کریم سے ملتا ہے۔ جس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں خیر کم ...... کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن)

یعنی قرآن کریم کا گہرائی سے مطالعہ علم کے حصول کا پہلا زینہ ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود نے آیات کی تفسیر وتشریح مختلف جگہوں پر فرمائی ان کو تفسیر حضرت مسیح موعود کے نام سے چار جلدوں میں مائدہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی حقائق الفرقان اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی معرکۃ الآراء تفسیر، تفسیر کبیر 10 جلدوں میں موجود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تفسیر صغیر اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا قرآن کریم کا اردو ترجمہ مع سورتوں کے تعارف اور مختصر تشریحی نوٹس بھی علم کو بڑھانے میں مدد ومعاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کتب حضرت مسیح موعود، خلفائے کرام کے خطبات وخطابات دراصل قرآن کریم کی تشریح وتفسیر ہیں۔

علم سیکھنا اور سکھانا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں اٹھالیا جاؤں گا اور عنقریب علم بھی اٹھ جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ دو شخصوں میں اختلاف ہوگا تو ان کو کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو ان کے درمیان فیصلہ کر دے۔ (22 ترمذی)

علم سکھانے کی جو اہمیت احادیث میں بیان ہوئی ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔ ایک موقعہ پر آنحضور ﷺ نے اسے صدقہ جاریہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ انسان کے مرنے کے ساتھ اس کے تمام اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے کہ مرنے کے بعد بھی اسے ثواب ملتا رہتا ہے ان تین میں سے دوسرے نمبر پر اس علم کا ذکر فرمایا جو کسی کو نفع پہنچاتا رہے۔

(المسلم باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ)

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں دو محفلیں (مجلس ذکر اور مجلس علم) ہوتی دیکھیں۔ آپؐ نے فرمایا دونوں محفلیں اچھے کاموں میں مشغول ہیں مگر علمی محفل کو آپ نے افضل قرار دیا کہ یہ لوگ پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے معلم بنا کر بھیجا ہے اس لئے آپؐ پڑھنے پڑھانے والی محفل میں بیٹھ بھی گئے۔

(ابن ماجہ باب فضل العلماء)

علماء کی فضیلت

آنحضرتؐ کے اس فعل کی تائید آپؐ کے ایک ارشاد سے ہوتی ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ

عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے میری فضیلت تم سب سے ایک معمولی آدمی پر ہے۔

(ترمذی کتاب العلم فی فضل الفقہ علی العبادۃ)

پھر فرمایا:

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چاند کی دوسرے ستاروں پر اور علماء نبیوں کے وارث ہیں اور یقین جانو کہ انبیاء روپیہ، پیسہ ورثہ میں نہیں چھوڑتے بلکہ ان کا ورثہ صرف علم وعرفان ہوتا ہے۔ سو جس نے اس علم کو حاصل کیا اس نے خیر کثیر حاصل کیا۔ پھر ایک موقعہ پر فرمایا کہ

عالم کو عابد پر 70 درجے فضیلت ہے اور ہر درجہ میں زمین وآسمان کا فاصلہ ہے۔

(الہیثمی من الطبرانی جلد 2 ص 329)

بلکہ علم اور عبادت کو ایسے باندھ دیا کہ فرمایا کہ علم کے بغیر عبادت میں کوئی بھلائی نہیں۔

علم کی ضرورت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کہ طلب علم ہر مسلمان کے لئے ضروری اور اہم فرض ہے۔ (ابن ماجہ باب فضل العلماء)

پھر فرمایا:

علم حاصل کرو خواہ تمہیں اس کے لئے چین کا سفر کرنا پڑے۔

پھر فرمایا:

پنگھوڑے سے لے کر قبر تک علم کے حصول میں کوشاں رہو۔

علم کی اہمیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کے باغوں میں سے گزرتے وقت اس کو چرنے کا ارشاد فرمایا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ! ریاض الجنۃ سے کیا مراد ہے۔ فرمایا علمی مجالس یعنی ان مجالس میں بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو۔

(الترغیب والترھیب باب الترغیب فی مجالسۃ العلماء)

علم کی فضیلت

علم اور تفقہ فی الدین کی فضیلت مختلف جگہوں پر بیان ہوئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو علم حاصل کرتا ہے، تفقہ فی الدین کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے اور اس کو ایسی ایسی جگہوں سے رزق عطا کرتا ہے جس کا اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

(مسند الامام الاعظم کتاب العلم صفحہ 20)

حصول علم کے لئے سفر

علم کی برکات اور فضائل میں سے ایک طلب علم کے لئے سفر ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک جب وہ سفر میں ہو اللہ کے رستہ میں جہاد کے مترادف قرار دیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ نے حصول علم کے لئے اس کو اپنے سینوں میں محفوظ کرنے کے لئے بڑی بڑی مشقتیں برداشت کیں اور لمبے لمبے سفر کئے اس وقت جب ذرائع آمد ورفت بھی نہ ہونے کے برابر تھے۔ جیسے حضرت عبداللہ نے حضرت علیؓ سے ایک حدیث سننے کے لئے عراق کا سفر اختیار کیا۔

(فتح الباری جلد اول ص 128)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے حضرت مسلم بن مخلدؓ سے مسلمان کے عیب چھپانے کے بارہ میں ایک سند نقل کرنے مصر تشریف لے گئے۔
(الہیثمی عن الطبرانی)

اسی طرح آپ نے حضرت عبداللہ بن انیسؓ سے ایک حدیث سننے شام کا سفر کیا۔
(الہیثمی عن الطبرانی جلد 1 ص 133)

علم کے ساتھ عمل ضروری ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عملی اصلاح پر اپنے خطبات میں قوت ارادی، قوت عملی اور حصول علم کا ذکر فرمایا تھا۔ان کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔حصول علم کافی نہیں جب تک حاصل شدہ علم پر عمل نہ کیا جائے۔آنحضورؐ نے فرمایا:

تم جتنا چاہو علم حاصل کر لو تمہیں علم حاصل کرنے کا ثواب تب ملے گا جب اس پر عمل کرو گے (جامع الصغیر) حضرت علیؓ نے علماء کو مخاطب ہو کر فرمایا اے حاملین علم! علم پر عمل کرو کیونکہ عالم وہ ہے جو علم حاصل کر کے پھر اس پر عمل کرے اور اس کا عمل اس کے علم کے عین مطابق ہو۔
(ابن عبدالبر)

علم خواہ روحانی ہو یا مادی اس کو پرانے وقتوں میں لکڑی کی تختیوں، درخت کی چھالوں یا پتھر کی سلوں پر محفوظ کیا جاتا تھا اور لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے اور اپنے علم کو بڑھاتے تھے۔پھر کاغذ کی ایجاد پر کتابوں، رجسٹروں کی صورت میں علم، حکمت و دانائی، حقائق و معارف، تجربات و مشاہدات محفوظ ہونے لگے اور اہل علم لائبریریوں میں پہنچ کر اپنے علم کو بڑھانے لگے۔ اب جدید ایجادات کی وجہ سے جب علم نیٹ اور کمپیوٹر پر آ گیا تو لوگوں کا کتاب کی طرف سے رجحان کم ہوتا نظر آتا ہے۔جبکہ کتاب کی اہمیت اور افادیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

آج کے دور میں حضرت مسیح موعود کی کتب میں تفسیر القرآن بھی ہے، احادیث کی تشریح بھی ہے۔فقہ کے مسائل کا حل بھی ہے اور بہت سے علوم روحانی کا منبع بھی۔ اپنے ازدیاد ایمان و ازدیاد علم کی خاطر ان کو اپنے گھروں میں رکھ کر ان کا مطالعہ ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ کیونکہ بقول کسے کتاب سے زیادہ نیک سلوک کرنے والا کوئی پڑوسی نہیں، اس سے زیادہ منصف ساتھی نہیں، اس سے بڑھ کر فرمانبردار رفیق نہیں۔اس سے زیادہ منکسر المزاج استاد نہیں، اس سے زیادہ کام کا ساتھی نہیں۔میرے علم میں ایسا کوئی درخت نہیں جو کتاب سے زیادہ طویل العمر، اس سے زیادہ کارآمد، اس سے زیادہ پاکیزہ پھل ہوا اور اس سے مزیدار ثمر کوئی نہیں۔

☆............☆............☆

مکرم سید حسن احمد صاحب

مکرم محمود احمد صاحب بنگالی۔ بے نفس اور خادم خلق وجود

ایک لیڈر کے لئے لازم ہے کہ وہ لوگوں کیلئے accessible ہو یعنی ہر شخص کی اس تک رسائی ہو اور اس بارہ میں کسی کو کسی قسم کی جھجک یا شرم نہ ہو جو ایک لیڈر کے عہدہ سے طبعاً پیدا ہو جاتی ہے۔امیر صاحب بہت بے تکلف اور سادہ طبیعت تھے۔ ہر کوئی ملنے کے لئے چلا جاتا جیسے اس کا اپنا گھر ہو۔ اور امیر صاحب اور آپ کی فیملی بہت احترام اور تواضع سے ہر ایک سے سلوک کرتے اور ان کے درمیان اس طرح بیٹھتے جیسے وہ سگے رشتہ دار ہوں۔ ہر موضوع پر بات ہوتی لوگ کھل کے اپنا مدعا بیان کرتے۔ میں شروع میں سوچتا کہ لوگوں کو چاہئے ملاقات کا وقت لے کر آیا کریں یا دفتر میں ملا کریں مگر پھر جلد ہی معلوم ہو گیا کہ امیر صاحب کی منشاء ہی یہ ہے کہ وہ لوگوں کیلئے ہر وقت available ہوں۔

امیر صاحب کا معمول تھا کہ اپنے گھر کے باہر دروازے کے ساتھ کرسی پر بیٹھ جاتے اور اس طرح پوری بیت الہدیٰ کے احاطے اور داخلی راستے پر آپ کی نظر پڑتی رہتی۔اگر کسی کو کام ہوتا تو وہ شروع ہی میں دیکھ لیتا کہ باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب گھر میں ہوتے تو نظر کھڑکی سے باہر رکھتے تا کہ جائزہ لیتے رہیں۔

ایک لیڈر کیلئے بہت ضروری ہے کہ اس کے دل میں لوگوں کیلئے اس طرح کی خیر خواہی اور بھلائی ہو۔محترم امیر صاحب 1991ء سے لے کر تا وفات اپریل 2014ء قریباً 23 سال بطور امیر جماعت آسٹریلیا رہے اور پوری جماعت آسٹریلیا گواہ ہے کہ آپ نے ان کے بچوں کی پیدائش سے لے کر تعلیم، شادی بیاہ، وفات ہر ایک مرحلہ میں ایک مشفق باپ کا فرض نبھایا۔کسی کا کوئی بھی کام ہو اس کو اپنا ذاتی کام سمجھا اور اس وقت تک جب تک وہ کام ہو نہ گیا ہو آپ اپنی کوششیں جاری رکھتے بیشک اس کیلئے کئی سال ہی کیوں نہ لگ جائیں۔ میں آسٹریلیا میڈیکل کا ایک امتحان دینے گیا تھا جس کے بعد کام کی تلاش شروع کی تو مجھے اپنے پاس ڈرائینگ روم میں بٹھایا اور اپنی ٹیلی فون ڈائریکٹری کھولی۔ایک ایک احمدی ڈاکٹر کو خود فون ملاتے میرا تعارف کراتے اور پھر مجھ سے بات کراتے۔ اس دوران سامنے بیٹھے رہتے اور کوئی اور کام ساتھ نہیں کرتے تھے۔ جب کبھی کسی ڈاکٹر سے جو آسٹریلیا میں نوکری کر رہا ہو ملتے اس سے میرے لئے خود سے کہتے اور بعد میں بلوا کر بہت خوش ہو کر بتاتے کہ آج فلاں فلاں سے تمہارے لئے بات کی ہے۔ ہر احمدی سے اسی طرح کا تعلق تھا۔ ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہونے کیلئے اس کے گھر چلے جاتے۔ خاص کر آسٹریلیا نئے آنے والے لوگوں کو اپنے پاس بیت میں رکھتے ان کو رہائش دیتے۔ بہت سارے لوگ ہیں جو کئی سال بیت میں رہے ہیں۔

ایک لڑکا جو نیا نیا اپنے وطن سے آیا اس کو اپنے پاس بٹھایا اور کہنے لگے۔"تم اپنے وطن کو چھوڑ کر آئے ہو، یہ نہ سوچنا کہ تمہارا کوئی گھر نہیں ہے۔ میرا بھی کوئی گھر نہیں! یہ جس گھر میں میں رہ رہا ہوں یہ میرا اپنا نہیں ہے یہ بھی جماعت کا گھر ہے۔" اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس نئے آنے والے کو کتنا سکون اور حوصلہ ملا ہو گا کہ ایک براعظم کا امیر اس کی حالت کو سمجھ رہا ہے اور گویا اپنے آپ کو اس کی حالت کے ساتھ ملا رہا ہے۔

ایک ڈاکٹر صاحب نے آپ کی وفات پر بتایا کہ جب وہ آسٹریلیا آئے تو امتحان کی تیاری کرنا تھی اور ایک ہسپتال کی لائبریری میں دوسرے ڈاکٹرز بیٹھ کر تیاری کیا کرتے تھے۔جب امیر صاحب کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے ضمناً پوچھ لیا کہ اس لائبریری کی ممبر شپ فیس کتنی ہے۔اس پر انہوں نے بتا دیا کہ 200 ڈالر ہے۔اتنا پوچھا اندر اپنے دفتر گئے اور باہر آ کر ایک لفافہ ان کے ہاتھ میں تھما دیا جس میں 200 ڈالر موجود تھے۔

ایک خادم نے بتایا کہ امیر صاحب نے میری زندگی کے ہر لمحے، میری تعلیم، میری شادی، میرے بچوں کی پیدائش ہر مرحلے پر خود بڑھ کر رہنمائی کی ہے۔ پاکستان سے آنے والے بے شمار خاندانوں کو جس طرح امیر صاحب نے آباد کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

ایک اعلیٰ وصف جو کسی لیڈر میں ہونا ضروری ہے وہ اپنے ماتحت لوگوں کی بھی عزت و احترام کرنا ہے۔ مجھے بھی باقی نئے آنے والوں کی طرح چونکہ بیت الہدیٰ میں ہی ازراہ شفقت رہائش کی اجازت دی ہوئی تھی لہٰذا ایک مرتبہ کسی کام کے سلسلے میں بلوا بھیجا۔ پہلے کھانے کیلئے کچھ چیز دی۔ اور جب تک پوری طرح میں نے وہ کھا نہ لی خاموشی سے ساتھ بیٹھے رہے اور اس کے بعد بات شروع کی۔اسی طرح ہر فرد جماعت سے پیار اور بے تکلفی کا منفرد انداز تھا۔ ایک مرتبہ نماز سے پہلے جب سب انتظار میں بیٹھے تھے آپ جب تشریف لائے تو بجائے سیدھا اپنی نشست جو امام کے پیچھے بائیں جانب ہوتی تھی آپ ایک صف کی دائیں جانب چل دیئے اور بیٹھے ہوئے ایک خادم کی پیٹھ کو چھڑی کے مٹھے والے حصے سے چھوا اور مسکرا کر دریافت کیا کہ اتنے عرصے بعد نظر آئے ہو۔

ایک بہت اعلیٰ خوبی جو امیر صاحب محترم کی صحبت میں رہ کر محسوس ہوئی وہ یہ کہ آپ بعض ذمہ داریاں سونپتے ہیں اور اس کے بعد اس سے ایک قدم آگے اس سے زیادہ ذمہ داری والا کام کرنے کو دیتے ہیں۔ مگر کبھی اس شخص کے سامنے کوئی تعریفی کلمہ نہ کہتے جس سے اس میں کسی قسم کی بڑائی یا خودنمائی کا احساس پیدا ہوتا کہ وہ دین کے کام کو خدمت سمجھ کے کرے اور کوئی ریا یا خود بینی نہ پیدا ہو۔ایک دفعہ کسی کی تعریف کی جو موجود نہ تھا۔ جب بعد میں اس کو بتایا گیا تو اس کو حیرانی ہوئی کہ امیر صاحب نے اس کے کام کو سراہا ہے۔

آپ کی نظر بہت باریک بین تھی اور جس طرح حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا آپ ہر فرد جماعت کی خوبیوں پر نظر رکھتے تھے۔غور سے ہر ایک کو پرکھتے رہتے اور اس کی خوبیوں کو جماعتی کاموں میں استعمال کرتے۔اسی لئے آپ صرف ایک لیڈر نہ تھے بلکہ لیڈر تراش شخصیت تھے۔

جب کام سپرد کرتے پورا اعتماد کرتے۔ اسی لئے آپ کی عاملہ میں ہر عمر کے افراد تھے۔آپ اپنی فراست سے اندازہ لگا لیتے کہ فلاں شخص میں فلاں شوق اور قابلیت ہے اور اس قابلیت کو کسی نہ کسی جماعتی ذمہ داری خواہ بظاہر چھوٹی سی کیوں نہ ہو میں استعمال کرتے۔ چنانچہ کسی کو ڈاک خانہ سے جماعتی ڈاک لانے کی ذمہ داری سونپی ہوئی تھی تو کسی کو بیت کے کسی اور کام کی ذمہ داری۔اور یہ ساری ذمہ داریاں نہایت عزت سے سونپتے اور خود اس کام میں شامل ہوتے۔ یہ صفت آپ نے جماعتی عہدہ داروں میں بھی پیدا کی ہوئی تھی لہٰذا جماعت آسٹریلیا میں افراد کو ہر کام کے کرنے پر ابھارنے اور حوصلہ افزائی کرنے اور اس کے بعد شکریہ ادا کرنے کا ماحول پایا جاتا ہے۔آپ جو بھی کام سپرد کرتے اس کی بنیادی ہدایات دے دیتے اور اس کے بعد کھلا میدان دے دیتے کہ کام کرو۔اہم جماعتی پروگرامز پر نوجوانوں سے تقاریر کرواتے اور خود خاموش عام حاضرین میں بیٹھ جاتے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کی اہم ذمہ داریاں بھی نوجوانوں کے سپرد تھیں۔اگر کبھی کسی سے کسی بات پر ناراض بھی ہوئے یا کبھی ڈانٹا بھی تو اس میں بھی اس کو ایک لطف ملتا تھا کیونکہ آپ کی ڈانٹ کا انداز بہت مزیدار تھا جس کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کو تجربہ ہوا ہو۔اور ناراضگی صرف وقتی ہوتی تھی اس کے فوراً بعد عام گفتگو شروع کر دیتے تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ کبھی کسی سے ذاتی بنا پر ناراض نہ ہوتے۔

آپ کے مزاج میں بہت سادگی اور خاموشی تھی اور چہرہ پر ہمیشہ ایک مسکراہٹ۔ ایک ایسی مسکراہٹ جو کسی انسان کے قلبی سکون کو ظاہر کر رہی ہوتی ہے اور ایک راز چھپائے ہوتی ہے جس سے باقی دنیا ناآشنا ہے۔کئی دفعہ دیکھا کہ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں لوگ مختلف موضوعات پر گفتگو کر رہے ہیں اور آپ چپ ان کی باتوں کو سن رہے ہیں اور ان کو باہم خیالات کے اظہار کا موقعہ دے رہے ہیں اور نہایت ادب سے ان میں شامل ہیں۔کوئی شخص پہچان نہیں سکتا کہ آپ امیر جماعت ہیں۔ جب تک کوئی ایسی بات نہ ہو جس کی اصلاح ضروری ہو

اس وقت تک آپ نہیں بولتے تھے اور اس کا اظہار کھل کر کیا کرتے تھے۔ آپ کی رائے ہمیشہ فیصلہ کن اور حتمی ہوا کرتی تھی جس سے کسی اختلاف کے وقت ہر فریق کی تسلی ہوجایا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ بیت میں ایک اعلان ہوا جس میں کسی قدر ابہام اور غلطی کا شائبہ تھا۔ آپ اس وقت کچھ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے مگر اسی وقت بلند آواز میں اس غلطی کی تصحیح کی چنانچہ اعلان دوبارہ کیا گیا۔ اسی طرح ایک مرتبہ اعلیٰ سطح کی میٹنگ کی صدارت فرما رہے تھے اور معاملہ ایک جگہ آ کر رک گیا اور ہر طرف سے مختلف آراء آنے لگیں۔ اس وقت آپ نے نہایت سادہ الفاظ میں اور چند جملوں میں ایک بنیادی امر کی طرف وضاحت کی تو جیسے دریا کی طغیانی تھم جاتی ہے معاملہ سنبھل گیا اور ہر فریق کی تسلی ہوگئی۔

آپ کی اہم صفت یہ بھی تھی کہ آپ نہایت زیرک ذہن کے مالک تھے۔ ہزاروں باتوں، رطب و یابس میں سے آپ کو علم تھا کہ اصل بات کیا ہے۔ لہٰذا اس بات کو دریافت کر لیتے اور لمحوں میں بات کی تہہ کو پہنچ جاتے اور یوں ایک بات آسانی سے حل ہو جاتی۔

جماعت میں تربیت اور رہنمائی کے لئے ایک بہترین طریقہ اور لائحہ عمل یہ ہے کہ خلفاء اور بزرگان دین کے حوالے سے بات کی جائے۔ اس حوالے سے جب بھی بات کی جاتی ہے ہمیشہ مستند اور بااثر ہوتی ہے خواہ وہ مزاح سے تعلق رکھتی ہو۔ آپ کی تقاریر اور روزمرہ گفتگو میں ان واقعات کا بہت ذکر ہوتا تھا جو آپ نے خلفاء احمدیت اور بزرگان سے خود مشاہدہ کئے تھے۔

جامعہ کے وقت کا واقعہ بیان کرتے ہیں جب میر داؤد احمد صاحب پرنسپل تھے۔ ایک مرتبہ جلسہ سیرت النبیؐ طلباء نے کروایا جس میں قناتیں پانی وغیرہ کا بھی انتظام خود کیا۔ بعد میں پرنسپل صاحب نے ان سے ان سب کا بل مانگا۔ جس پر طلباء نے کہہ دیا کہ بل کی کیا ضرورت چند روپے ہی تھے جو ہم نے ادا کر دیئے ہیں۔ پرنسپل صاحب نے سب کو دفتر بلوا بھیجا اور سمجھایا کہ بل دینا نظام کا حصہ ہے باقی الگ بات ہے کہ یہ رضا کارانہ طور پر کیا۔ اگر جماعت نے کسی ملک میں امیر لگوا کر بھجوا دیا تب اس بات کی بہت ضرورت ہوگی۔ چنانچہ امیر صاحب کہتے کہ اب اس وقت جب میں امیر ہوں مجھے اس کا واقعی احساس ہوتا ہے کہ یہ بات درست تھی۔

حضور انور نے از راہ شفقت یکم اکتوبر سے 28/اکتوبر 2013ء دورہ آسٹریلیا فرمایا جو وہاں جماعت کے لئے ایک سنگ میل ہے۔ دورہ سے پہلے کا عرصہ جماعتوں کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے جس میں آنے والے ہر دن کی تیاری کی جاتی اور بے شمار میٹنگ ہوتی ہیں۔ اس سارے عرصہ میں آپ نہایت علیل تھے مگر اس کے باوجود آپ نے حضور کے دورہ کی تیاری نہایت عمدہ اور احسن رنگ میں کی۔ آپ انتہائی ضعف کا شکار تھے مگر بستر پر ہی لیٹے سارے کام کرتے جا رہے تھے۔ آپ کو اس حالت میں مجھے خود دیکھنے کا موقعہ ملا۔ آپ نے تہ بند زیب تن کی ہوئی ہے۔ پلنگ کے ایک طرف ٹیلی فون پڑا ہے اور ساتھ آپ کی ٹیلی فون کی کتاب۔ اور سارا سارا وقت باوجود کمزوری کے آپ نے جلسہ کے تمام کام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ ایک مرتبہ مسکرا کر کہنے لگے کہ حضور کو اپنی بیماری کا علم نہیں ہونے دیا۔

حضور انور کے دورہ کے دوران بھی آپ حضور کے ساتھ ساتھ ہر جگہ نہیں جا سکتے تھے مگر اس کے باوجود ایک ایک چیز کا علم تھا اور متواتر رہنمائی۔ دورہ کے بعد کی میٹنگ میں آپ نے بعض ایسی چھوٹی چھوٹی چیزوں کی طرف نشاندہی کی کہ انسان حیران رہ جاتا کہ ایسی باتیں کیوں کر آپ نے محسوس کر لیں۔ یہی خوبی ایک اعلیٰ لیڈر میں ہوتی ہے۔ دورہ کے ان تمام کاموں کے دوران بھی آپ جماعت کے افراد کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے غافل نہیں ہوئے کیونکہ آپ کی نظر میں وہ بھی جماعتی کام تھے۔ ایک بار انہی ایام میں مجھے گھر سے فون کیا کہ تمہارا ایک خط آیا ہے وہ آ کر لے لو۔ جب جا کر دیکھا تو وہ نہایت معمولی نوعیت کی ڈاک تھی۔

حضور ایدہ اللہ کے دورہ کے چوتھے روز ہی درمیانی شب کو آپ کو جزوی فالج کا حملہ ہوا اور ہسپتال لے جانا پڑا۔ ایسی حالت میں ڈاکٹری اعتبار سے اس بات کا احتمال ہوتا ہے باقاعدہ فالج کا حملہ ہو جو جان لیوا بھی ہو سکتا ہے۔ مگر ہسپتال میں بھی آپ کو اپنے بجائے یہ فکر تھی کہ حضور کو آجکل کی گرد و غبار سے کس قدر تکلیف ہو رہی ہے جس کا اظہار آپ نے ساتھ گئے ڈاکٹر صاحب سے کیا۔

اگلے دن پھر فرائض میں مشغول ہو گئے صحت کی پرواہ کئے بغیر۔ اس واقعہ کا ذکر حضور نے اپنے خطبہ میں بھی کیا اور اس بہادری کی بہت تعریف فرمائی۔

21/اپریل 2014ء پیر کا روز تھا کہ آپ عصر کی نماز کے وقت اپنی رہائش سے باہر تشریف لائے۔ میں بھی اسی وقت نماز کیلئے نکلا تھا چنانچہ آپ کے ہمراہ چلنے لگا کہ اچانک شکایت کی کہ سر کے پچھلے حصہ میں درد ہو رہی ہے اور چکر آ رہا ہے۔ یہ کہہ کر آپ واپس گھر کی طرف مڑے۔ میں بھی ہمراہ ہو لیا۔ گھر داخل ہو کر آپ صوفے پر بیٹھ گئے میں بھی اجازت لے کر اندر آ گیا۔ آپ نے سر سے ٹوپی اتار لی اور کہہ رہے تھے کہ پچھلے سال کی طرح کمزوری محسوس ہو رہی ہے اور پھر اس کے فوراً بعد ہی بہت زور کا فالج کا حملہ ہوا۔ ایمبولنس دس منٹ کے اندر آ چکی تھی آپ کو فوراً بلیک ٹاؤن ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں ڈاکٹر عطا صاحب اور دیگر جماعتی افراد بھی موجود تھے کسی بھی لمحے ایک منٹ کی بھی تاخیر نہیں ہوئی تھی۔ مگر جیسے تقدیر مبرم ہو۔ آپ کو جلد ہی مصنوعی سانس والی مشین پر منتقل کرنا پڑا۔ مشین پر بھی لگ رہا تھا جیسے آپ سو رہے ہوں چہرہ نہایت پُرسکون تھا۔

☆............☆............☆

مکرم عبدالباری قیوم شاہد صاحب

میرے بھائی عبدالرشید غالب صاحب کا ذکر خیر

بھائی غالب مرحوم ہم نو بھائیوں اور چار بہنوں میں چھٹے نمبر پر تھے۔ پہلے تین بھائی صغرسنی میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ بھائی غالب صاحب کی پیدائش سے پہلے میرے والد محترم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب نے اپنے بچوں کی قادیان کے دینی و روحانی ماحول میں تعلیم و تربیت کی خاطر ایک مکان کرایہ پر لے رکھا تھا جہاں میری والدہ دو بڑے بیٹوں (جو اس وقت ابھی بہت چھوٹے تھے) کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔ والد صاحب خود فیروز پور میں اپنی ملازمت کے مقام پر قیام پذیر تھے اور رخصت لے کر قادیان آتے جاتے رہتے تھے۔ اس مکان کے ہمسایہ میں یکے از رفقائے حضرت مسیح موعود مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر اپنے بڑے بیٹے ماسٹر عبدالمنان صاحب کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔ حضرت ماسٹر محمد حسین صاحب مرحوم نے ہماری والدہ کو اپنی بیٹی بنا لیا تھا اور وہ والد صاحب اور ہمارے بھائیوں کا اپنے بچوں کی طرح خیال رکھتے تھے۔

بڑے دو بھائیوں مکرم شیخ جلال الدین احمد صاحب مرحوم اور مکرم شیخ حمید الدین احمد صاحب مرحوم کے بعد بھائی عبدالرشید غالب صاحب کی پیدائش 10 جولائی 1936ء کو محلّہ دارالرحمت قادیان میں ہوئی۔ اس وقت میرے والد صاحب تبادلہ کی وجہ سے بمبئی یا کاٹھیاواڑ جا چکے تھے۔ والد صاحب نے اپنے گاؤں کی ایک بوڑھی عورت ''ماموں'' کو ہماری والدہ صاحبہ کے پاس رکھا ہوا تھا جو بچوں کی دیکھ بھال بھی کرتی تھی۔ اس عورت کا کوئی قریبی عزیز زندہ نہ تھا اور والد صاحب کے بہت دور کے عزیزوں میں سے تھی۔

بھائی غالب کی ابتدائی تعلیم کا آغاز قادیان سے ہی ہوا۔ بعد میں رخصتوں کے دوران اپنے آبائی گاؤں صریح اور شرقپور جب گئے تو شرقپور میں ننھیال میں اپنی خالہ صاحبہ سے قرآن کریم صحت کے ساتھ دہرائی کی۔ والد صاحب کو سروس میں جلد جلد ان کی قابلیت کی وجہ سے ترقیاں مل رہی تھیں۔ 1942ء میں آپ کیپٹن کے عہدہ پر فائز ہو گئے۔ اس کے ساتھ بڑا بنگلہ بھی مل گیا۔ آپ فیملی کو بھی لے گئے۔ اس وقت آپ بمبئی میں تھے۔

لمبی رخصتوں کے بعد بھائی غالب صاحب اور بھائی حمید الدین احمد صاحب واپس قادیان چلے گئے۔ یہ 1942ء کا دور تھا۔ قادیان کے بورڈنگ ہاؤس میں سب سے کم عمر لڑکا بھائی غالب صاحب بعمر چھ سال تھے جبکہ بڑے بھائی حمید الدین احمد صاحب کی عمر دس سال تھی۔ بھائی جان کہا کرتے تھے کہ بورڈنگ کی تربیت سے ہم نے بہت کچھ سیکھا۔ ہر کام نظم و ضبط کے ساتھ ہوتا تھا۔ ہم بیت اقصیٰ بھی قطار بنا کر جایا کرتے تھے۔ بعض بیرونی لڑکے ہمیں ''قیدی'' کہہ کر مذاق کیا کرتے تھے۔ لیکن ہم کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے۔

1944-45ء کی بات ہے۔ حضرت خلیفہ ثانی کا خادم لڑکا بیمار ہو کر چھٹی چلا گیا۔ تو بورڈنگ ہاؤس کے چھوٹے لڑکے روزانہ باری باری حضور کی خدمت کی ڈیوٹی دینے لگے۔ سب سے پہلے بھائی غالب صاحب کو ڈیوٹی کے لئے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مکرم سید سمیع اللہ شاہ صاحب نے حضور کی خدمت میں بھجوایا۔ اس وقت قصر خلافت میں حضور دھوپ میں بیٹھے اخبار کا مطالعہ فرما رہے تھے۔ حضور نے آپ سے پوچھا کہ کس کے بیٹے ہو۔ آپ نے والد صاحب کا نام بتا دیا اور حضور کے پاؤں دبانے لگا۔

بھائی جان نے بتایا کہ جب میں حضور کے پاؤں داب رہا تھا تو اس دوران میں نے حضرت اماں جان کی کئی مرتبہ زیارت کی اور ان کو سلام بھی کیا وہ کئی مرتبہ اپنے کمرے سے کچن میں جاتی آتی رہیں۔ وہ مجھے جو کام بھی کہتیں میں کرتا رہا وہ مجھے بھی خدمت کا موقعہ دیتی رہیں۔ شام کو میں واپس بورڈنگ ہاؤس آ گیا۔

ربوہ میں آ کر میں دس گیارہ سال کی عمر تک بھی حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ حضرت اماں جان کے جنازہ کو کندھا دینے کا موقع بھی ملا۔ 1948ء میں ربوہ کی افتتاحی تقریب میں بھائی غالب صاحب اور بھائی حمید الدین احمد صاحب کو بھی اس تقریب میں بورڈنگ ہاؤس چنیوٹ سے پیدل چل کر شریک ہونے کا موقعہ ملا۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ ہم طلباء کئی روز تک بورڈنگ ہاؤس سے ربوہ کے ابتدائی بزرگوں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب اور مکرم عبدالسلام اختر صاحب کے لئے روزانہ صبح و شام کھانا لایا کرتے تھے۔

آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ افتتاحی تقریب کے لئے پانی بذریعہ ٹینکر سرگودھا سے لایا جا رہا تھا۔ پانی ذخیرہ کرنے کے لئے بڑی بڑی ٹینکیاں رکھی گئی تھیں جن کے گرد بورڈنگ ہاؤس کے لڑکے ڈیوٹیاں دیتے تھے۔

بھائی جان نے بتایا کہ انہوں نے حضور کو دو بکروں کو کانوں سے پکڑ کر ایک طرف کو لے جاتے دیکھا۔ تھوڑی دور جا کر حضور نے زمین پر پاؤں مارا اور وہیں دونوں بکرے ذبح کر دیئے گئے۔ دسمبر 1947ء میں بھائی غالب صاحب نے بتایا کہ آخری ملٹری ٹرین دسمبر کے دوسرے ہفتے میں بلوچ رجمنٹ کو لے کر کلکتہ سے الٰہ آباد چھیوکی ریلوے سٹیشن پہنچی۔ اس میں دو تین بوگیاں الٰہ آباد کے

لئے خالی رکھی گئی تھیں۔ ہماری پوری فیملی والد صاحب، والدہ صاحبہ ہم چھ بھائی اور دو بہنیں اور سب سے بڑی بھاوج محترمہ سرفراز بیگم صاحبہ مرحومہ فرسٹ کلاس کے دو کمپارٹمنٹس میں سوار ہوگئے۔ ہمارا سارا قیمتی سامان ریلوے سٹیشن پر تلاشی کے وقت نکال لیا گیا۔ یہ فوجی ٹرین پاکستان جانے والے فوجیوں کو لے کر بمبئی پہنچی۔ جہاں سے چند دن بعد ہم سٹیمر میں سوار ہوگئے اور چند دن کے بحری سفر کے بعد کراچی کی بندرگاہ پر اتر گئے۔ بندرگاہ پر پاکستان نیوی اور عوام نے ہمارے بحری جہاز کا شاندار استقبال کیا۔ چند روز کراچی میں قیام کے بعد والد صاحب کا لاہور تبادلہ ہوگیا۔

خوش قسمتی سے لاہور کے مختصر قیام کے دوران ہماری پوری فیملی کو جماعت کے پہلے جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوگئی۔

لاہور سے دونوں بھائی حمیدالدین احمد صاحب اور عبدالرشید غالب صاحب چنیوٹ بورڈنگ ہاؤس میں چلے گئے۔ برادر اکبر شیخ جلال الدین احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور میں چلے گئے۔

ربوہ کی افتتاحی تقریب کے شرکاء کی فہرست میں دونوں کے اسماء گرامی شائع شدہ موجود ہیں۔

والد صاحب کا تبادلہ لاہور سے راولپنڈی اور پھر کچھ عرصہ بعد کراچی ہوگیا تھا۔ اس دوران بھائی غالب صاحب اور بھائی حمید صاحب دونوں چنیوٹ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ میں قیام پذیر رہ کر تعلیم حاصل کرتے رہے۔

بھائی غالب صاحب نے 1954ء میں میٹرک کا امتحان تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے پاس کیا۔ آپ اپنے سکول کی ہاکی ٹیم میں نمایاں کھلاڑی تھے۔ اس ٹیم میں صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب شامل تھے۔ اس ٹیم نے سالانہ ڈسٹرکٹ مقابلوں میں اسلامیہ ہائی سکول جھنگ مگھیانہ کی ٹیم کو شکست دے کر اس کا 35 سالہ ریکارڈ توڑ دیا۔

ایف ایس سی ٹی آئی کالج ربوہ سے 1957ء اور بی ایس سی گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے 1959ء میں پاس کی۔ بی ایس سی کے امتحان کے بعد آپ نے ایک سال تک تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور ٹیچر خدمت سرانجام دی۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تعلیم کے دوران آپ کالج کی ہاکی ٹیم کے کپتان بھی رہے اور متعدد دیگر کالجوں کے ساتھ مقابلوں میں کالج ٹیم نے فتح پائی۔

بی ایس سی میں کامیابی کے بعد 1960ء میں محکمہ فشریز میں محکمانہ امتحان پاس کرنے کے ساتھ ہی بطور وارڈن ضلع ساہیوال کے لئے سرکاری طور پر تقرر ہوگیا۔ محکمہ کی طرف سے کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ میں قائم ٹریننگ سنٹر میں آپ نے تین ماہ کا ٹریننگ کورس کامیابی سے مکمل کیا۔ آپ لاہور صدر سے سائیکل پر روزانہ دس میل جاتے اور شام کو دس میل واپس آتے تھے۔ کرایہ کی سائیکل آپ کے تایازاد بھائی سعید احمد صاحب نے لے کر دے دی تھی۔

ٹریننگ کورس مکمل کرنے کے بعد آپ اپنی پہلی پوسٹنگ پر منٹگمری (موجودہ ساہیوال) چلے گئے۔ اس محکمہ میں رشوت خوری بہت زیادہ تھی اور بھائی اس سے سخت متنفر تھے اس وجہ سے ان کے بڑے چھوٹے سب ساتھیوں کو اوپر کی کمائی سے محرومی کا نقصان ہورہا تھا۔ چونکہ آپ نے پانچ سالہ ملازمت کا بانڈ بھرا ہوا تھا اس لئے وہ اس رشوت والی سروس سے آپ کا استعفیٰ بھی منظور نہیں کررہے تھے۔

بھائی غالب صاحب کو حضرت خلیفہ ثانی کی صاحبزادی بی بی امۃ الجمیل صاحبہ نے اپنا بھائی بنایا ہوا تھا۔ بھائی جان کو معلوم ہوا کہ بی بی صاحبہ لاہور میں چیف سیکرٹری پنجاب محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے بنگلہ پر آئی ہوئی ہیں۔ یہ وہاں چلے گئے اور بی بی صاحبہ سے اپنا مسئلہ بیان کیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے محکمہ فشریز کے ڈائریکٹر جنرل کو فون کیا۔ اگلے روز بھائی جان کی جان چھوٹ گئی۔

اس کے بعد ہمارے خالو جان خورشید احمد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ساہیوال کی کوششوں سے مسعود نور صاحب ڈی سی ساہیوال کے ذریعہ زرعی ترقیاتی بینک ساہیوال میں انویسٹیگیشن آفیسر کی حیثیت سے تقرری ہوگئی۔ دو ماہ کی ٹریننگ بھی ساہیوال میں ہی ہوئی۔ بعد میں امتحان بھی پاس کیا۔ یہ 1962ء کی بات ہے۔

1966ء میں آپ نے انسٹیٹیوٹ آف بنکرز ان پاکستان سے ڈپلومہ کورس پاس کیا۔ اس پر آپ کو ایڈوانس انکریمنٹ اور پچاس ہزار روپے نقد انعام بھی ملا۔ سینئر انویسٹی گیشن آفیسر کی حیثیت سے آپ نے 1970ء تک ساہیوال، خانیوال، لیہ، شجاع آباد، دیپالپور، سیالکوٹ، راولپنڈی، ہری پور ہزارہ میں کام کیا۔

1971ء میں آپ کا کیڈر تبدیل کرکے آپ کو سینئر اکاؤنٹنٹ ترقی دے کر دوبارہ دیپالپور بھجوا دیا گیا۔ شجاع آباد اور دیپالپور میں آپ کو قائد مجلس خدمات کی سعادت حاصل ہوئی۔

1973ء میں آپ کو بطور مینیجر ترقی دے کر بھکر بھجوا دیا گیا۔

1974ء میں ریجنل آفس مینیجر ترقی دے کر سرگودھا بھجوا دیا گیا۔ اس کے بعد آپ کو شاہ پور صدر، میانوالی، چنیوٹ، راولپنڈی، گوجر خان، مظفر آباد اور پھر لاہور میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔

آخر کار ہیڈ آفس زیرو پوائنٹ اسلام آباد بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعیناتی ہوگئی۔ 1982ء میں ترقی پا کر ڈپٹی ڈائریکٹر ہوگئے۔ 86-1985ء میں آپ مزید ترقی پا کر جوائنٹ ڈائریکٹر (ونگ انچارج ہوگئے)۔ 1993ء میں آپ نے آشوب چشم اور ضعف بصارت وغیرہ عوارض کے باعث بنک سے پری میچور ریٹائرمنٹ لے لی۔ سینیارٹی کے لحاظ سے آپ کی جگہ آپ کا ایک بیٹا لے سکتا تھا۔ چنانچہ آپ کے فرزند عزیزم مکرم حامد رشید غالب صاحب نے یہ جگہ لے لی۔ (عزیزم حامد رشید صاحب مکرم چوہدری محمد صادق صاحب مرحوم سابق اکاؤنٹنٹ تحریک جدید کے داماد ہیں)

ربوہ کے قیام کے دوان آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ مقامی میں کچھ عرصہ ناظم مال کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ ہاکی کے بہترین کھلاڑی تھے۔ صدر انجمن احمدیہ کی گراؤنڈ میں آپ کئی سال تک اپنے بڑے بھائی حمید صاحب وغیرہ کے ہمراہ ہاکی کھیلتے رہے۔ برطانیہ سے مولوی عبدالکریم صاحب آیا کرتے تھے۔ وہ بھی ہاکی کے بڑے شوقین ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے احمدیہ سپورٹس ہاکی کلب بنوائی تھی۔ اس کے وہ خود سرپرست تھے۔ صدر کا نام یاد نہیں رہا۔ نائب صدر لطیف نھا صاحب سیکرٹری بھائی حمیدالدین احمد صاحب نائب سیکرٹری خاکسار اور کپتان بھائی عبدالرشید غالب صاحب تھے۔ ربوہ کے سب نمایاں کھلاڑی روزانہ کوارٹرز صدر انجمن کی گراؤنڈ میں آکر کھیلتے تھے۔ کئی بیرونی ٹیموں کے ساتھ میچز بھی ہوتے رہے۔

غرض بھائی غالب صاحب جہاں بھی رہے۔ بڑی نیک نامی اور عزت کے ساتھ رہے۔ صاف ستھری سروس کی۔ ہر ایک کی خیرخواہی اور ہمدردی کی۔ کسی کا کبھی برا نہ چاہا۔ سب بھائی بہنوں سے پیار محبت سے پیش آتے رہے۔ میں نے بچپن میں قاعدہ یسرنا القرآن اپنے بھائی سے پڑھا تھا۔ آخری عمر میں ان کی بصارت بالکل ختم ہوگئی تھی۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے تعلیمی دور میں آپ نے اپنے کالج کی ہاکی ٹیم کو مضبوط اور فعال بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ کالج ٹیم بیرون از ربوہ دوسرے کالجوں کے ساتھ میچز کھیلنے جاتی کامیابی ان کے قدم چومتی تھی۔ آپ کی کالج ٹیم کے لئے غیرمعمولی خدمات سے خوش ہوکر کالج کے پرنسپل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے آپ کو کالج کلر اور میڈل عطا فرمایا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ یہ انعام صرف تمہیں دے رہا ہوں۔ آج تک میں نے اور کسی کو نہیں دیا۔

22 جنوری 2011ء کو آپ کی اسلام آباد کے ایک ہسپتال میں وفات ہوئی اور اگلے روز بعد دوپہر ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانپ لے۔ آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور پسماندگان کا حامی وناصر رہے۔ آمین

☆..........☆..........☆

میں آج سے احمدی ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1996ء میں ایک نو احمدی ابراہیم صاحب کا جنازہ پڑھانے سے پہلے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

یہ گلاسگو میں پانچ سال پہلے مسلمان ہوئے تھے مگر احمدی نہیں تھے۔ احمدیت کی وساطت سے نہ ان کو پیغام ملا نہ ان کو خیال آیا احمدی ہونے کا۔ ان کے دل میں اسلام کے نتیجے میں بوسنیا کے لئے قربانی کا جذبہ ابھرا اور محض اس اسلامی تعلق کی وجہ سے یہ بوسنیا کی خدمت کے لئے وقف ہوگئے اور مختلف جو قافلے جایا کرتے تھے مدد کے ان میں ان کے ساتھ جایا کرتے تھے۔ ایک سال پہلے ان کا تعارف اتفاقاً جماعت سے اس طرح ہوا کہ جماعت کے ایک Convoy میں یہ بھی شامل ہوکر ایک اور ادارے کے چونکہ مستقل ممبر بنے ہوئے تھے یہ بھی شامل ہوکر ساتھ چلے گئے وہاں **انہوں نے جس طرح احمدیوں کو عبادت کرتے دیکھا قریب سے ان کی عبادتیں دیکھیں، ان کا تعلق باللہ دیکھا ہر موقع پر وہ دعا کر کے کام کرتے تھے۔ اس سے اتنا متاثر ہوئے کہ بعد میں انہوں نے اپنے آپ کو احمدیوں کے ساتھ جانے کے لئے وقف کردیا** اور مجھے آکر ملے اور مجھے کہا کہ میں نے قطعی طور پر احمدی ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے، آج سے میں احمدی ہوں۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ آپ غور کرلیں آپ کو اختلافی مسائل بھی دیکھنے ہوں گے۔ انہوں نے کہا مجھے کچھ تو بتا دیئے ہیں بعض احمدیوں نے۔ یہاں اختلافی مسائل کی بحث نہیں ہے مجھے جس (دین) سے اطمینان نصیب ہورہا ہے وہ یہ ہے۔ جس پر آپ عمل کررہے ہیں۔ اور مجھے طمانیت ہی نہیں مل سکتی دوسری جگہ۔ اس لئے مجھے اپنے میں قبول کریں۔ اب مجھے یاد نہیں کہ باقاعدہ اس وقت ان سے بیعت فارم بھروایا کہ نہیں مگر یہ بات سن کر میں نے ان سے کہا کہ آپ آج کے بعد خدا کی نظر میں بھی احمدی ہیں میں آپ کو احمدی ہی سمجھوں گا۔ انہوں نے کہا دعا کریں میں پھر خدمت پر جارہا ہوں۔

(روزنامہ الفضل 3 جون 1996ء)

نئی روح

ڈاکٹر گوکل چند صاحب پی ایچ ڈی بیرسٹرایٹ لاء لاہور قمطراز ہیں کہ:-

''غیر تربیت یافتہ اہل عرب میں جب رسول عربی کی تعلیم نے نئی روح پھونک دی تو وہ ساری مغربی دنیا کے استاد بن گئے اور علم و فتح و نصرت کا پھریرا ایک طرف بنگال اور دوسری طرف ہسپانیہ میں لہرانے لگا۔''

(آریہ مسافر جالندھر۔ دسمبر 1912ء صفحہ 11
بحوالہ: برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ 24)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119345 میں Al Hassan

ولد Sola Ajas قوم ...... پیشہ کسان عمر 69 سال بیعت 1974ء ساکن Ede ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29 جولائی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Al-Hassan گواہ شد نمبر 1۔ Habeeblah S/O Lawal گواہ شد نمبر 2 Taoheed S/O Adepoju

مسل نمبر 119346 میں Deji Adeoye

زوجہ Badalola قوم ...... پیشہ ریٹائرڈ عمر 68 سال بیعت 2007ء ساکن Eruwa ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25 جون 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ Naira 17600 ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Deji Adeoye گواہ شد نمبر 1 Abdul Qahhar S/O Olowohmi گواہ شد نمبر 2۔ Idris S/O A. Rahmon

مسل نمبر 119347 میں Fadilat

زوجہ Ibrahim قوم ...... پیشہ تجارت عمر 65 سال بیعت 1967ء ساکن Ile-Ife ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16 اگست 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 10 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Fadilat گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Hakeem S/O Ariyo گواہ شد نمبر 2۔ Ishaq S/O Salam

مسل نمبر 119348 میں Musibahudeen

ولد Owolabi قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ibadan ضلع و ملک Oyo State, Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10 اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Musibahudeen گواہ شد نمبر 1۔ Nuruddin S/O Oyekola گواہ شد نمبر 2۔ Abdul Ganiy S/O Daramola

مسل نمبر 119349 میں Abbas

ولد Olagunju قوم ...... پیشہ سرکاری ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Odootin ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8 دسمبر 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ 20 ہزار Naira ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abbas گواہ شد نمبر 1۔ Ishfaq S/O Mahmud۔ گواہ شد نمبر 2 Mualim Daud S/O Raji۔

مسل نمبر 119350 میں Kamilu

ولد Raji قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 76 سال بیعت 1975ء ساکن Ede Circuit ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 9 جون 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Kamilu گواہ شد نمبر 1۔ Muitu S/O Yinla گواہ شد نمبر 2 Isiaka o S/O Eniola

مسل نمبر 119351 میں Mikail

ولد Adepoju قوم ...... پیشہ تدریس عمر 59 سال بیعت 1983ء ساکن Ogunstate ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28 جولائی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) Flat مالیتی 25 لاکھ Naira واقع Hree Bedro (2) موٹر سائیکل مالیتی 6 لاکھ Naira اس وقت مجھے مبلغ 35 ہزار Naira ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mikail گواہ شد نمبر 1۔ Fasilat S/O Aderibigbe گواہ شد نمبر 2 Nurudeen Adedayo S/O Sanni

مسل نمبر 119352 میں Alh. Sulaimon

ولد Alh. Akinade قوم ...... پیشہ ہنر مند مزدوری عمر 68 سال بیعت 1971ء ساکن Adegbayi ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alh. Sulaimon گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Ganiy S/O Daramola گواہ شد نمبر 2 Nuruddin S/O Oyekola

مسل نمبر 119353 میں Maruf

ولد Musa قوم ...... پیشہ تدریس عمر 38 سال بیعت 1990ء ساکن Monatan ضلع و ملک Oyo State, Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11 جولائی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 13 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Maruf گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Myeed S/O Adeleke گواہ شد نمبر 2۔ Munruddin S/O Oyekola

مسل نمبر 119354 میں Abdjl Ganiyy

ولد Ajibade قوم ...... پیشہ تجارت عمر 58 سال بیعت 1976ء ساکن Oyo State ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22 جون 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Ganiyy گواہ شد نمبر 1۔ A. Majeed S/O Adeleke گواہ شد نمبر 2 Nuruddin S/O Oyekola۔

مسل نمبر 119355 میں Alh. Sherifat

زوجہ Musa قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ibadan ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira روپے ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Alh. Sherifat گواہ شد نمبر 1 Abdul Mojeed S/O Adeleke۔ گواہ شد نمبر 2 Nuruddin S/O Oyekola۔

مسل نمبر 119356 میں Saibu Abiola

ولد Oguntade قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت 2004ء ساکن Ilaro ضلع و ملک Circut. Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 جنوری 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار Naira ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Saibu Abiola گواہ شد نمبر 1 Noordeen S/O Jubaeel۔ گواہ شد نمبر 2۔ Ishaq S/O Abdusalam

مسل نمبر 119357 میں Sukurat

زوجہ Tejuoso قوم ...... پیشہ تجارت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ilaro ضلع و ملک Ogun State, Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25 جون 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 40 ہزار Naira ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Sukurat گواہ شد نمبر 1۔ Yusuf S/O A. Awwal گواہ شد نمبر 2۔ Sohl S/O Okutimirin

بقیہ از صفحہ 1۔ خلاصہ اختتامی خطاب

مبنی ہونی چاہئے۔ بعض لوگ ہدایت دینے کے لئے خود جھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مبالغہ آمیزی کرنے لگ جاتے ہیں۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کا بیان فرمودہ ایک واقعہ بھی بطور مثال بیان فرمایا کہ ایک احمدی نے لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی کے بارے میں بات کرتے ہوئے مبالغہ آمیزی کی۔ تو حضرت مصلح موعود نے اس کی درستی فرمائی اور فرمایا کہ اسی طرح بات بگڑ جاتی ہے۔ آپ نے مبالغہ کیا وہ خود بھی پھر اس میں اضافہ کرے گا اور بات حقائق اور سچائی سے دور چلی جائے گی۔ چنانچہ دعوت الی اللہ کرتے ہوئے ہمیشہ حقائق اور سچائی کو پیش نظر رکھیں۔ مبالغہ آمیزی نہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دعوت الی اللہ کے لئے سب سے کارگر قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ اس کے ذریعہ سے دعوت الی اللہ کریں۔ آج ہم پر قلم کا حملہ کیا جاتا ہے اور اس کا جواب قرآن مجید سے معارف و نکات پیش کر کے کیا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی ہمارے لئے قرآن حقائق و معارف کے عظیم الشان خزانے چھوڑے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کل جرمن لوگوں کے ساتھ جو سیشن تھا اس میں جب قرآن کریم کی تعلیمات کو پیش کیا گیا تو سننے والوں نے بعد میں ان تاثرات کا اظہار کیا کہ ایسی اچھی تعلیم کے بارے میں ہمیں پہلی بار پتا چلا ہے۔ پس قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم لوگوں تک پہنچانا ہمارا کام اور ہماری ذمہ داری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ موعظہ حسنہ یہی ہے کہ لوگوں کے فہم و ادراک کے مطابق بات کریں۔ بات ایسی نرم ہو جو دلوں پر اثر کرنے والی ہو۔ منطق، سچائی، واقعاتی اور بنیادی بات پیش کرنی چاہئے۔ پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے اور ہدایت دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ جب تم پیغام کو پہنچاؤ تو خدا کے پسندیدہ بندے بن جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ انسان شیطان کے پنجے سے نکل کر خدا کا سچا بندہ بن جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانہ میں شیطان تمام تر طاقتوں کے ساتھ دنیا کو تباہی کی طرف دھکیل رہا ہے۔ اس دور میں ہم نے نئی زمین اور نیا آسمان بنانا ہے۔ میں نے خطبہ جمعہ میں اس کا ذکر کیا تھا کہ نیا آسمان اور نئی زمین کیا ہے۔ دلوں کی زمین کو نرم و ہموار کر کے اللہ کی یاد سے اس کو آباد کرنا ہے۔ نماز ادا کرنی ہے۔ یاد رکھیں ہمارے نماز پڑھنے نہ پڑھنے سے خدا تعالیٰ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اللہ کا ہم پر بڑا احسان ہے۔ اس کا شکر ادا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ شکر کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ خدا کی نعمت کو اس کے پیغام کو اس کی تعلیم کو پھیلائیں اور اپنے بھائیوں کے لئے بھی پسند کریں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ جس طرح خود شیطان کے چنگل سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کو بھی شیطان کے چنگل سے نجات دلانے کی کوشش کریں۔ اپنی حالتوں کے عملی نمونہ سے لوگوں کو احمدیت کی طرف بلائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو فرمایا تھا کہ تیرے ذریعہ سے ایک شخص کا ہدایت پانا اس سے بہتر ہے کہ تجھے سرخ اونٹ دیئے جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ دعوت الی اللہ کا کام بہت اہم، ضروری اور ذمہ داریوں والا ہے۔ آپ کے پاس وسائل ہیں۔ جرمن زبان میں لٹریچر، علماء اور لیف لٹس موجود ہیں۔ اسی طرح ایم ٹی اے کی نعمت بھی میسر ہے۔ اس سے استفادہ کرتے ہوئے اس کام کو نہایت ذمہ داری سے ادا کریں اور ہر فرد جماعت اس کام میں مصروف ہو جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے ہر طبقہ کے لوگوں کو پیغام حق دینا ہے۔ خاص طور پر ایسے لوگوں کو تلاش کریں جن میں تقویٰ ہو، صبر ہو، پاکدامنی ہو، فسق و فجور سے بچنے والے ہوں، معاصی سے دور رہنے والے ہوں، مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں اور دشنام دہی پر جوش میں نہ آنے والے ہوں۔ اس کام میں تھکتے نہ ہوں، مستقل مزاجی سے کام کریں، ایک دفعہ رابطہ کافی نہیں۔ سارا سال بار بار رابطہ کرنا ضروری ہے۔ ذاتی تعلق قائم کریں، ان کے لئے درد کے ساتھ دعائیں بھی کریں۔ حضور انور نے شام کے ایک دوست کا واقعہ بھی سنایا کہ کس طرح دعا سے راستہ کھلا اور وہ احمدی بھی ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ صبر اور برداشت سے دعوت الی اللہ کریں۔ اس سے بھی قلوب پر اثر ہوتا ہے۔ حضور انور نے نائیجیریا میں جماعت کے ایک مربی سلسلہ کا ایک واقعہ سنایا کہ کس طرح انہوں نے صبر اور برداشت کا مظاہرہ کیا اور دعا کی۔ تو خدا تعالیٰ نے سارے گاؤں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمادی۔ حضرت مسیح موعود اور دین حق کی صداقت کی ایک بہت بڑی دلیل صبر برداشت اور دعا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج دنیا خدا سے دور ہو چکی ہے بدیوں میں گرفتار ہے۔ ان کو شیطان اور بدی سے نجات دلانے کیلئے ہر احمدی کو دعوت الی اللہ کی تحریک کا حصہ بننا چاہئے۔ اپنی حالتوں کو سدھارتے ہوئے، دین حق کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے، اعمال صالحہ، کامل اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرتے ہوئے، اپنے قلوب کو قرآنی روشن تعلیم میں ڈھالتے ہوئے اور اس کی خوبیوں کو اپناتے ہوئے دنیا کو اس پیغام کی طرف بلائیں۔ ہر احمدی مرد، عورت، بڑا، چھوٹا اور جوان اس کام میں لگ جائے اور اس پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ خود اس پیغام کو لوگوں کے دلوں میں ڈال رہا ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم خود نمونہ بن کر لوگوں کی ہدایت کا موجب بنیں۔ خود عمل کئے بغیر نصیحت کرنا اثر نہیں کرتا۔ اپنی حالتوں کو سدھارے بغیر دوسروں کو ہدایت نہیں دے سکتے۔ پس اپنی ترجیحات کو بدلیں اور خدا کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اس میدان میں اتریں اور دنیا کو تباہی سے بچائیں۔ کیونکہ ہر کام آج حضرت مسیح موعود کے نمائندوں کے سپرد ہوا ہے اور آپ نے ہی یہ کام کرنا ہے۔ اللہ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد فرمایا کہ 55 ممالک سے 36037 افراد نے اس جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو بخیریت واپس لے جائے۔ اس کے بعد کچھ دیر تک حضور انور سٹیج پر تشریف فرما رہے اور خدام و اطفال نظمیں پڑھتے رہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 11 جون

طلوع فجر	3:22
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	7:16

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

11 جون 2015ء

6:15 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
7:20 am	دینی و فقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب 7 جون 2015ء
2:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:35 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

ربوہ کی مشہور دکان
عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

کوٹھی برائے فروخت
نئی تعمیر شدہ کوٹھی برقبہ 1 کنال قطعہ نمبر 29/04 واقع دار الصدر غربی قمر ربوہ برائے فروخت ہے
رابطہ نمبر: 0345-4133814
0049-1637708900

سٹی پبلک سکول (دار الصدر جنوبی ربوہ)
داخلے جاری ہیں
سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 16-2015 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے **داخلہ فارم** دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت
میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

FR-10

ربوہ کی ہنستی مسکراتی پر کیف داستان
بزرگوں کی کہانیاں
قریۂ جاوداں
دلچسپ یادوں کا مجموعہ
شہرت یافتہ مصنف داؤد طاہر کے قلم سے
کتاب شکور بھائی چشمے والے سے دستیاب ہے
رابطہ: 0423-6683143

رمضان آفر سیل، سیل، سیل
مردانہ سوٹ 800 والا 500 میں
کلاسک لان 1000 والا 750 میں
کرنکل دوپٹہ بازو لان 1200 والا 900 میں
کرسٹل لان اتحاد 1700 والا 1400 میں
فردوس لان 1700 والا 1400 میں
ادارہ جات یا زیادہ مقدار میں خریدنے کیلئے خصوصی ڈسکاؤنٹ ہوگا
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

W.B
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Waqar Brothers Engineering Works
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238